تار کا پتہ
الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل قادیان

فی پرچہ

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۸	مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۲۷ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۵ محرم الحرام ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

۲۲ جولائی کو قادیان میں مسلمانوں کا عظیم الشان متحدہ جلسہ

نہایت اہم اور ضروری ریزولیوشنز متفقہ پاس ہوئے

۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں وہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس کے انعقاد کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام پنجاب میں تحریک فرمائی اور جو مسلمانوں کی بیداری اور نئی زندگی کی پہلی علامت ہے۔ قادیان کے جلسہ میں قادیان اور مضافات کے ہر عقیدہ اور ہر فرقہ کے مسلمان شریک ہوئے۔ اس جلسہ کی صدارت حضرت امام جماعت احمدیہ نے بذات خود فرمائی۔ اور تلاوت قرآن کریم اور نعت خوانی کے بعد

حضور نے کارروائی کا افتتاح فرماتے ہوئے ایک مفصل تقریر میں ان امور پر روشنی ڈالی۔ جو ریزولیوشنز کی صورت میں پیش ہونے تھے۔

یہ تقریر مفصل آئندہ انشاء اللہ شائع کی جائے گی۔

افتتاحی تقریر کے بعد باقاعدہ طور پر ریزولیوشن پیش ہوئے۔ جو تمام حاضرین کی متفقہ تائید سے ۔ ۔ ۔ ۔ پاس ہوئے۔

مشتاقان الفضل سے

ہم بکثرت مختلف شہروں میں اپنے احباب کو الفضل کے پرچے بھجوا رہے ہیں۔ کئی جگہ سے حوصلہ افزا امید افزا خطوط آئے ہیں۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ الفضل نہایت دلچسپی سے پڑھا جاتا۔ اور ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ہے۔ خاص قادیان میں سو سے زائد روزانہ پرچہ فروخت ہو رہا ہے۔ گوجرانوالہ سے سو پرچہ بھیجنے کا آرڈر آیا ہے۔ اور مقامات سے بھی روزانہ پرچہ زیادہ پرچے منگائے جا رہے ہیں۔ مگر بعض مقامات کے احباب بالکل خاموش ہیں۔ وہ بھی توجہ سے کام لیں۔ سردست ہم کچھ دن اور اسی طرح اخبار پہنچاتے رہینگے۔ اگر کسی جگہ مطلوبہ تعداد سے کم و بیش پرچے پہنچتے ہوں۔ یا کسی اور پتے پر پرچوں کا بھیجنا مناسب ہو تو واپسی اطلاع دیجائے۔ کہ کتنے پرچے بھیجا کریں۔ اور کس پتہ پر۔ بعض دوست تقطیع اور حجم کے متعلق بھی مشورہ دیتے ہیں۔ مستقل ہونے کی صورت میں یہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔ سردست تو عارضی انتظام ہے۔ مہربانی کرکے اپنا حساب درست و منضبط رکھیں۔

(ناظم طبع و اشاعت)

اخیر میں پھر حضور نے تقریر فرمائی جس میں ان ریزولیوشنز پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی - اس کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا - جلسہ میں حاضری دو ہزار کے قریب تھی جو یہاں کی آبادی کے لحاظ سے اور اس وجہ سے کہ گذشتہ رات اور دن کے بڑے حصہ میں بڑے زور سے بارش ہوتی رہی اور جلسہ سے تھوڑی دیر ہی قبل بند ہوئی بہت کافی تھی -

جلسہ میں حسب ذیل ریزولیوشنز پیش ہو کر پاس ہوئے

پہلی قرارداد - یہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری پرنسپل مدرسہ احمدیہ قادیان نے سب سے پہلی قرارداد پیش کرتے ہوئے فرمایا -

"اس وقت ہندوستان میں آریوں کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جو گندے الفاظ اور دل آزار کلمات استعمال کئے جا رہے ہیں - وہ مسلمانوں کے لئے از حد دکھ دینے والے اور ملک میں جذبات منافرت پھیلانے والے ہیں - ان کا سد باب کرنے کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلانے کے لئے میں حسب ذیل ریزولیوشن اس جلسہ میں پیش کرتا ہوں -

"مسلمانان قادیان و مضافات کا یہ عظیم الشان جلسہ جس میں ہر فرقہ کے لوگ شامل ہیں راجپال کے اس نہایت دل آزار اور گندے لٹریچر پر جو انہوں نے اسلام اور مقدس بانی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف شائع کر نا شروع کیا ہے - اپنے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے - اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ جلد سے جلد کوئی ایسا پختہ انتظام کرے - کہ یہ رکیک حملے بند ہوں کیونکہ اس سے بڑھ کر بین الاقوام تعلقات کو صدمہ پہنچانے والی اور کوئی چیز نہیں ہے - اور مسلمان خصوصاً کسی ایسی قوم کی طرف سے صلح کا ہاتھ نہیں بڑھا سکتے - جو ان کے مقدس آقا کی ذات پر حملہ کرنے سے دریغ نہیں کرتی - کیونکہ مسلمان آنحضرت صلعم کو جس محبت اور عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں - اس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی "

تمام حاضرین جلسہ نے باواز بلند اس کی تائید کی - اور قرارداد پاس ہو گئی -

دوسری قرارداد - مولوی فضل دین صاحب پلیڈر قادیان نے یہ قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا - جو اس وقت جو قرارداد آپ لوگوں کے سامنے پیش کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں - اس میں گورنر صاحب پنجاب کا شکریہ ادا کیا گیا ہے کہ انہوں نے راجپال کے مقدمہ کے فیصلہ کے بعد مسلمانوں کی دلجوئی کا طریق اختیار کیا - اور حمد و ثنا کی کلمات فرمایا - قرارداد یہ ہے -

"یہ جلسہ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہے - جنہوں نے راجپال کے مقدمہ کے فیصلہ کے متعلق مسلمانوں کے ساتھ دلجوئی کا طریق اختیار کیا اور رسالہ ورتمان کے متعلق بھی فوری کارروائی کر کے اور پھر اس مقدمہ کو ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ کے سامنے منتقل کر کے اس امر کا عملی ثبوت دیا کہ ہمیں انگے مذہبی احساسات کا واقعی احترام ہے "

اسکی تائید مرزا محمد اشرف صاحب محاسب کی اور نائب ناظر بیت المال مولوی امام الدین صاحب غیر احمدی نے بھی کی -

تیسری قرارداد - یہ قرارداد مولوی محمد اسمعیل صاحب مولوی فاضل اور منشی فاضل پروفیسر مدرسہ احمدیہ نے پیش کرتے ہوئے کہا - میں اس وقت جو ریزولیوشن پیش کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں وہ ہمارے بھائی سید دلاور شاہ صاحب ایڈیٹر اور مولوی نور الحق صاحب پرنٹر و پبلشر مسلم آوٹ لک لاہور کی رہائی کے متعلق ہے - جن کو اس وجہ سے قید کیا گیا ہے - کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے لئے آواز اٹھائی - جو تمام مسلمانوں کی آواز تھی - اسی طرح میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور خواجہ عبدالرحمٰن صاحب غازی کی رہائی کے متعلق تجویز پیش کرتا ہوں یہ دونوں صاحب سول نافرمانی کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے تھے - اور چونکہ خلافت والوں نے اب سول نافرمانی چھوڑ دی ہے اس لئے یہ ضروری ہے - کہ اب ان کو رہا کر دیا جائے - قرارداد یہ ہے :-

"یہ جلسہ گورنمنٹ پنجاب سے استدعا کرتا ہے - کہ چونکہ مسلم آوٹ لک کے ایڈیٹر سید دلاور شاہ صاحب بخاری اور طابع و ناشر مولوی نور الحق صاحب نے مقدمہ راجپال کے متعلق جو کچھ لکھا اور شائع کیا - وہ دیانتداری کے ساتھ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوش میں کیا - اور ایسے حالات میں کیا جو ایک سچے اور غیرتمند مسلمان کے لئے نہایت غیر معمولی ہیں - اس لئے ان کی بقیہ سزا کو منسوخ کر کے ان کو جلد سے جلد رہا کر دیا جائے - اور اس طرح مسلمانوں کو شکریہ کا موقعہ دیا جائے - نیز چونکہ خلافت کمیٹی نے سول نافرمانی کے فیصلے کو روک دیا ہے - اور اس طرح گورنمنٹ کو قیام امن میں مدد ملی ہے - اس لئے سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور غازی عبدالرحمٰن صاحب اور خلافت کے کارکنوں کو بھی جو موجودہ تحریک کی وجہ سے جیل خانہ میں گئے ہیں - رہا کر دیا جائے "

ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب پنشنر اسسٹنٹ سرجن نے اسکی تائید فرمائی - اور تمام مجمع نے بلند آواز سے اس کی تائید کی -

چوتھی قرارداد - یہ تجویز شیخ محمد یوسف صاحب نو مسلم ایڈیٹر اخبار نور نے پیش کرتے ہوئے فرمایا -

حضرات! کنور دلیپ سنگھ صاحب جج کے اس فیصلہ سے جو انہوں نے راجپال کے متعلق کیا - تمام ہندوستان کی فضا گونج اٹھی ہے - اس لئے اس کی تشریح کی ضرورت نہیں ہے - اس وقت میں یہ بتانا چاہتا ہوں - کہ اس فیصلہ کی وجہ سے نہ صرف مسلمانوں کے بزرگوں کی بلکہ کرشن - رامچندر - گورونانک جی - حضرت عیسیٰ ؑ حضرت موسیٰ ؑ اور تمام دوسری قوموں کے بزرگوں کی عزت بھی محفوظ نہیں رہ سکتی - یہ ہندوستان کا ملک جو ایک جذباتی مذہبی ملک واقع ہوا ہے - اگر اس میں بزرگوں کی عزت کی حفاظت کا خیال نہ رکھا گیا تو تھوڑے عرصہ میں اسکی اینٹ سے اینٹ کھڑک سکتی ہے - پس نہ صرف مسلمانوں بلکہ ہندوؤں - سکھوں - برہموؤں - دیو سماجیوں - عیسائیوں اور یہودیوں غرضیکہ سب مذاہب کے لوگوں کو کنور دلیپ سنگھ صاحب کے اس فیصلے کے خلاف آواز اٹھانی چاہیئے - اس وقت میں اس کے متعلق مسلمانوں کے تمام فرقوں کے اس عظیم الشان جلسہ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں :-

"چونکہ مسٹر جسٹس کنور دلیپ سنگھ نے اپنے فیصلہ سے یہ ثابت کر دیا ہے - کہ وہ صوبہ کی اعلیٰ عدالت کی ججی کے اہل نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے ایک واضح قانون کے مفہوم کے سمجھنے میں خطرناک غلطی کھائی ہے - اور چونکہ اب ان پر صوبہ کی اکثر آبادی کا اعتماد بھی نہیں رہا اس لئے یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے - کہ کنور صاحب کے عارضی تقرر کی موجودہ میعاد کے ختم ہونے پر اس میں کوئی مزید توسیع نہ کی جائے "

مولوی ارجمند خان صاحب نے اسکی تائید کی اور بالاتفاق قرارداد منظور ہوئی -

پانچویں قرارداد - یہ قرارداد جناب مولوی شیر علی صاحب بی اے ناظر تالیف و تصنیف نے پیش فرمائی جس کی تائید خان گل محمد خان صاحب بی - اے نے کی - اور حاضرین کی متفقہ تائید سے پاس ہوئی - قرارداد یہ ہے :-

"یہ جلسہ گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے - کہ چونکہ ہائیکورٹ پنجاب میں مسلمان ججوں کا عنصر ان کی آبادی کے لحاظ سے بہت کم ہے - اس لئے ہائیکورٹ میں مسلمانوں کے عنصر کو زیادہ کیا جاوے - اور فی الحال کم از کم ایک مسلمان پنجابی بیرسٹروں یا وکیلوں میں سے فوراً مستقل جج کے طور پر مقرر کر کے مسلمانوں کے جائز حقوق کی حفاظت کی جاوے "

چھٹی قرارداد - مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر بیت المال نے پیش کی - جس کی تائید ماسٹر علی محمد صاحب بی - اے - بی ٹی نے کی - اور حاضرین نے اتفاق ظاہر کیا - قرارداد یہ ہے :-

"پنجاب میں مسلمانوں کی آبادی پچپن فیصدی سے زیادہ ہے لیکن گورنمنٹ کے محکمہ جات میں ان کو ہندوؤں کے مقابلہ میں جو کہ آبادی میں تیس فیصدی بھی نہیں - بہت کم ملازمتیں حاصل ہیں - لہٰذا یہ جلسہ گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے - کہ جلد سے جلد اس کمی کو پورا کیا جاوے اور آئندہ ہر محکمہ میں کم از کم نصف ملازمتیں مسلمانوں کو دی جائیں "

ساتویں قرارداد - حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب آنریری لفٹننٹ نے یہ حسب ذیل قرارداد پیش فرمائی - جس کی تائید مرزا محمد شفیع صاحب انسپکٹر ڈاکخانہ جات نے کی -

"چونکہ سکھوں نے بہت سے موقعہ جات میں بڑی آزادی کے ساتھ کرپان کو استعمال کیا ہے - جس سے ثابت ہوتا ہے - کہ کرپان کا رکھنا ان کے لئے کسی مذہبی علامت کے طور پر نہیں - بلکہ

منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۲۶ جولائی ۱۹۲۷ء

آریہ سماج کو کیا ہو گیا ہے

"پرتاپ" کی چوری

آریہ سماج جو گالیاں دینے میں ید طولیٰ رکھتی ہے اور جس کا سب کام ہی گالیوں پر چلتا ہے۔ جب اسے پچھلی سب و شتم کے باعث چاروں طرف سے ملامت ہونے لگی۔ اور گورنمنٹ اور پبلک سب نے لعن طعن کی۔ کہ اس کے مصنف اور اخبار نویس نہایت ہی دریدہ دہن لوگ ہیں۔ اور اس کی بعض کارروائیاں احمدیہ جماعت کے ذریعہ سے پبلک میں آئیں۔ تو اب اس کے اخبارات کا شغل ہی احمدیوں کو گالیاں دینا رہ گیا ہے جو پرچہ اٹھاؤ۔ اس میں بڑی سختی سے سلسلہ عالیہ اور اس کے مقدس امام کے متعلق جوش کا اظہار ہوتا ہے اور ہماری ہر اک جدوجہد میں اب ان لوگوں کو سازش نظر آتی ہے اور گورنمنٹ کا ہر اک قرین انصاف فعل رعایت معلوم ہوتا ہے چنانچہ "پرتاپ" کی ۲۱ جولائی کی اشاعت میں ایک چٹھی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی جو صرف جماعتہائے احمدیہ اور ان احباب کی خدمت میں بھیجی گئی تھی جو گو ہماری جماعت میں شامل نہیں لیکن ہمارے خیالات سے اتفاق رکھتے ہیں۔ اور ان کو لکھا گیا تھا کہ وہ اپنی جگہ کے سربرآوردہ لوگوں کو اس کے مضمون سے واقف کر دیں شائع ہوئی ہے پرتاپ اس میں سازش دیکھتا ہے اور نتیجہ نکالتا ہے کہ سب جوش بناوٹی ہے +

ہم حیران ہیں کہ ہندو پریس کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ متفقہ عمل کی کوشش کا نام سازش رکھتا ہے۔ پبلک کاموں میں اتفاق پیدا کرنے کے لئے آخر اپنے خیالات کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔ اگر ایسے مسائل میں جن میں آپس میں اتحاد ہو ایک دوسرے کو طریق عمل بتایا جائے۔ تو اس میں سازش کی کونسی بات ہے۔ ہندو اخبارات جو اپنی قوم کو ترقی کے لئے تدابیر بتلاتے ہیں یا ملن کے لیکچرار جو لوگوں کو جوش دلاتے ہیں خصوصاً پنڈت مالوی جی اور ڈاکٹر مونجے۔ تو کیا یہ سب سازش کرتے پھرتے ہیں۔ اگر اپنے بھائیوں کو ان کے فرائض سے آگاہ کرنا سازش ہے۔ اور اگر لوگوں کو ان کے فرائض سے آگاہ کر کے کام پر آمادہ کرنا قومی جوش کو بناوٹی ثابت کرتا ہے تو جس قدر تحریکات دنیا میں آج تک ہوئی ہیں سب ہی سازش کا نتیجہ ہیں۔ جنگ کے دنوں میں گورنمنٹ کی طرف سے جو تحریکات قومی جوش کو ابھارنے کے لئے ہوئی تھیں وہ بھی بناوٹی تھیں۔ اور اب جو قیام امن کے لئے تحریکات ہوتی ہیں۔ وہ بھی بناوٹ کی تعلیم دیتی ہیں۔ آریہ سماج کے اپدیشک جو وعظ کرتے پھرتے ہیں وہ بھی بناوٹ سے لوگوں کے اندر مذہب کا خیال پیدا کر رہے ہیں تعلیم بھی آریوں میں بناوٹی ہے کیونکہ لیڈروں کے کہنے سے لوگ اس طرف مائل ہو رہے ہیں۔ شدھی سنگھٹن سب بناوٹ ہے اور اس لئے ناقابل التفات۔ اگر آریہ اخبارات کا یہ نتیجہ صحیح ہے تو کسی شخص کو کسی نیک بات کی تحریک نہیں کرنی چاہیئے بلکہ تبلیغ اور تحریص کا سلسلہ بالکل ہی بند کر دینا چاہیئے +

آریہ سماج تو گیروں کے سوال کے وقت تو اپنی علمی قابلیت کا دعویٰ کیا کرتی ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ حقیقی علم سے ابھی یہ قوم کوسوں دور ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ قوم کو ابھارنا۔ یا ان کے فرائض یاد دلانا۔ یا ان کی حالت سے انہیں آگاہ کرنا۔ یا ان کے دشمنوں کی کارروائیوں سے انہیں واقف کرنا۔ یا مل کر کام کرنے کی ترغیب دینا۔ یا ایسی تدابیر بتانا جن سے ایک ہی وقت میں سب لوگ اپنی رائے کو ظاہر کر سکیں۔ یا وہ مناسب طریق بتانے جن سے قوم کی آواز زیادہ مؤثر ہو سکے۔ سازش نہیں کہلاتا۔ بلکہ یہ امور قومی زندگی کا جزو ہیں۔ کسی تحریک یا اس کے نتائج کو سازش یا بناوٹ اس وقت کہا جاتا ہے۔ جبکہ ایسے طور پر تحریک کی جائے جو ناجائز ہو۔ اور ان امور کے متعلق لوگوں کو ابھارا جائے جن کے متعلق لوگوں کو آپ ہی آپ جوش نہ پیدا ہو سکے۔ لیکن کیا ہندو صاحبان کہہ سکتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے متعلق مسلمانوں کو خود خیال نہیں پیدا ہو سکتا۔ صرف ہمارے کہنے سے اور بناوٹ سے وہ جوش کا اظہار کرتے ہیں۔ یا یہ خیال ہے کہ مسلمان ملازمت میں ہندوؤں کی کثرت پر بالکل مطمئن ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ جو عہدے ہمیں ملے ہوئے ہیں وہ بہت کافی ہیں یا یہ کہ وہ بھی لے کر ہندوؤں کو دے دیئے جائیں۔ اگر یہ نہیں تو پھر ان کا یہ کہنا کہ سب جوش بناوٹی ہے کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ ہمارا حصہ اس جوش میں بیشک یہ ہے کہ جو لوگ صورت حالات سے آگاہ نہیں تھے ہم نے انہیں آگاہ کیا ہے اور ان کے سامنے ایک طریق عمل پیش کر دیا ہے اور مرض کا علاج بتا دیا ہے آگے ان کی مرضی ہے وہ اس پر عمل کریں یا نہ کریں۔ وہ ہمارے ماتحت نہیں۔ اور اس بات میں نہ سازش ہے نہ بناوٹ +

ہندو اخبارات خود تسلیم کر رہے ہیں کہ مسلمان احمدیوں کو کافر اور واجب القتل سمجھتے تھے۔ پس ہم ان سے سوال کرتے ہیں۔ کہ اگر مسلمانوں کا یہ جوش قدرتی نہ تھا تو مسلمانوں نے ہماری بات کو جنہیں بقول تمہارے وہ واجب القتل جانتے تھے۔ قبول کیونکر کر لیا۔ مسلمانوں کا ہماری بات کو مان لینا ہی بتاتا ہے کہ جوش قدرتی تھا۔ ہمارا کام صرف ان تک خبر پہنچانا۔ یا طریق عمل بتانا تھا پس اس جوش کو بناوٹی کہنا صرف اس دماغی خرابی کو ظاہر کر رہا ہے جو پچھلے دنوں سے آریہ سماجی اخبارات ظاہر کر رہے ہیں۔ وہ اس قدر ٹھوکر کھانے کے بعد بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کہ رسول کریم صلعم کی ذات سے مسلمانوں کو کیسی محبت ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ محبت کے جذبات دوسرے لوگ پیدا کر دیتے ہیں۔ اگر وہ اس وہم کو جلدی دور نہ کریں گے تو یقیناً ایسے گڑھوں میں گریں گے۔ کہ جن میں سے نکلنا ناممکن ہو گا۔ اور ایسے فسادات پیدا کر دیں گے کہ جن کو دور کرنا آسان نہ ہو گا +

ہم آخر میں "پرتاپ" سے یہ بھی سوال کرتے ہیں کہ یہ مضمون جو خطوں کے ذریعہ سے بھیجا گیا تھا اس کے پاس آیا کہاں سے۔ سوائے اس کے کہ اس نے کسی اپنے ایجنٹ کے ذریعہ سے اس مضمون کو چرایا ہو۔ یا کسی ہندو سنگھٹنی نے جو ڈاک خانہ میں ملازم ہو چرا کر اسے دیا ہو۔ اور کونسی صورت ہے۔ کہ جس کے ذریعہ سے یہ مضمون اس تک پہنچا ہو۔ اگر ایسا نہیں ہے تو وہ اس شخص کا نام بتائے جسے ہم نے یہ مضمون بھیجا ہو۔ اور اس نے آگے اس کو دیا ہو +

ہم ڈاک خانہ کے افسروں کو بھی توجہ دلاتے ہیں اور گورنمنٹ کو بھی۔ کہ ہندو یورش جو ملازمتوں پر ہو رہی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری ڈاک بھی محفوظ نہیں رہ سکتی۔ بہرحال کوئی مسلمان تو خط چرا کر پرتاپ کو بھیج نہیں سکتا۔ کسی ہندو نے ہی چرا کر یہ مضمون پرتاپ کو دیا ہو گا +

پس چاہیئے کہ مہربانی فرما کر پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل اس سنگھٹنی چور کا پتہ لگائیں جس نے یہ مضمون ڈاک میں سے چرا کر یا ڈیڈ لیٹر آفس سے نکال کر پرتاپ کے حوالہ کیا ہے +

فی الحال ہم پرتاپ کو اس کے ایجنٹوں کی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں اور ہم بھی خوش ہیں کہ بغیر درخواست کرنے کے ہمارا مضمون اس کے کالموں میں چھپ گیا +

مسلمان جمرود اور خیبر کی بیداری

یہ نہایت خوشی کی بات ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ مسلمانوں کی اقتصادی اور معاشرتی اصلاح کے متعلق جو ہدایات جاری فرما رہے ہیں۔ ان پر سرحد کے مسلمان نہایت جوش اور سرگرمی سے عمل کر رہے ہیں۔ چنانچہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جمرود اور علاقہ خیبر کے مسلمانوں نے پختہ عہد کر لیا ہے۔ کہ وہ ہندوؤں سے ایسی چیزیں قطعاً نہیں خریدیں گے۔ جن میں وہ مسلمانوں سے چھوت چھات کر رہے ہیں۔ اور مسلمان اپنی دوکانیں نکال رہے ہیں۔

حیرت کی بات ہے۔ کہ اس علاقہ میں جہاں ہندوؤں کی آبادی نہایت ہی قلیل ہے۔ وہاں بھی تجارت پر قبضہ انہی کا ہے۔ اب مسلمان بیدار ہو رہے ہیں۔ اور امید ہے۔ کہ وہ تجارت میں ہر پہلو سے ترقی کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس کوشش کو مستقل طور پر جاری رکھیں گے ✣

تازہ ڈاک سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس علاقہ کے مسلمانوں میں کام کرنے کا جوش اور ولولہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ پشتو میں اشتہارات تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ زور شور سے وعظ ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں لنڈی کوتل میں ایک بہت بڑا جلسہ ہوا جس میں ملک تیراہ وغیرہ اور دوسری ہمسایہ اقوام میں خطوط لکھنے تجویز ہوئے۔ جن میں مسلمانوں کو تجارت اپنے ہاتھ میں لینے اور ہندوؤں کے قبضہ سے نکلنے وغیرہ کی تحریک کی جائیگی۔ سرحدی مسلمانوں کی یہ بیداری بہت ہی خوش کن ہے۔ ہر جگہ کے مسلمانوں کو اپنی ترقی اور حفاظت کیلئے اسطرح کوشش کرنی چاہیئے۔

مسلم اوٹ لک اور احمدی خواتین

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی خواتین کو مخاطب کر کے جو اعلان شائع فرمایا تھا۔ اور جس میں انکے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی حفاظت میں شریک ہونے کا موقعہ بہم پہنچاتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ گیارہ سو روپیہ رقم جس میں سے آٹھ سو مسلم اوٹ لک کی امداد کیلئے اور تین سو روپیہ اپنے پیارے بھائی سید دلاور شاہ صاحب کے اہل وعیال کو دیا جائے احمدی جماعت کی مستورات جمع کریں۔

اس تحریک میں جس محبت اور اخلاص سے قادیان کی خواتین نے حصہ لیا تھا۔ اسکو مدنظر رکھتے ہوئے امید تھی۔ کہ بہت جلدی یہ رقم جمع ہو جائیگی۔ لیکن ابھی تک دیگر مقامات کی احمدی خواتین نے اسمیں بہت کم حصہ لیا ہے۔ چونکہ اس رقم کا جلد پہنچانا ضروری ہے۔ اسلئے احباب کو چاہیئے جلد سے جلد اس تحریک سے احمدی خواتین کو آگاہ کریں۔ اور اسمیں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائیں۔ جہاں جہاں احمدی خواتین کی انجمن لجنہ اماء اللہ ہے۔ وہاں کی خواتین کو ہم اس بارہ میں خاص طور پر مخاطب کرتے ہیں۔ امید ہے وہ بہت جلدی رقوم جمع کر کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھیج دیں گی ✣

سول نافرمانی کے نقصانات

گزشتہ پرچہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا ایک مضمون چھپ چکا ہے اس میں حضور نے نہایت ہی درد اور اخلاص سے مسلمانوں کو سول نافرمانی کے نقصانات بتائے ہیں۔ اور مشورہ دیا ہے کہ اس وقت قطعاً اسے اختیار نہ کیا جائے۔ اس سے سوائے مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ خوشی کی بات ہے کہ سمجھدار اور معزز مسلمان بھی سول نافرمانی کے خطرات سے آگاہ ہو رہے ہیں۔ چنانچہ سر ڈاکٹر اقبال نے حال ہی میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "سول نافرمانی کی یہ صورت جو خلافت کمیٹی نے اختیار کی یا پھر اختیار کرنا چاہتی ہے ہم مسلمانوں کے بہترین مفاد کے خلاف ہے۔ جب تمام قومیں مسلمانوں کے خلاف اٹھ کھڑی ہوں تو قرین دانش یہی ہے کہ میدان عمل میں جو قدم بھی اٹھایا جائے وہ سوچ سمجھ کر اٹھایا جائے" مسلمانوں کو اس مشورہ کی ضرور قدر کرنی چاہیئے ✣

بنگال کی ججی

پنجاب ہائیکورٹ میں دو مسلمان جج ہیں۔ یہ بھی مسلمانوں کی آبادی کے لحاظ سے کم ہیں۔ لیکن بنگال میں کہ وہاں بھی مسلمانوں کی آبادی دوسری اقوام سے زیادہ ہے۔ سات ہندوستانی ججوں میں صرف ایک یعنی مسٹر جسٹس سہروردی مسلمان ہیں ✣

اس سے ظاہر ہے کہ جہاں مسلمانوں کی قلت ہے وہاں تو خیر لیکن جہاں انکی کثرت ہے۔ وہاں بھی انہیں اپنے ملکی حقوق حاصل کرنیکے لئے سرگرم کوشش کرنیکی ضرورت ہے ✣

آریوں کی فتنہ انگیزی

معاصر وکیل ۱۷ جولائی ء لکھتا ہے:۔

"حالات سے متاثر ہو کر مسلمانوں کو باہمی اتحاد کی ضرورت بشدت محسوس ہو رہی ہے اور یہ احساس جو ہنوز بڑی حد تک تشنۂ عمل ہے۔ آریہ سماجیوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ وہ اس بات کے تصور سے بھی لرزہ بر اندام ہو جاتے ہیں کہ تمام مسلمان اندرونی اختلافات نظر انداز کر کے باہم متحد ہو جائیں۔ اور مخالفین اسلام کے حملوں کا اجتماعی قوت سے جواب دیں۔ بالخصوص احمدیہ جماعت سے جو مسلمانوں کی ایک عملی جماعت ہے۔ غیر احمدی مسلمانوں کا اتحادِ عمل تو انہیں بے حد شاق ہے۔" ✣

امید ہے جو مسلمان یہ سطور پڑھیں گے انہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ احمدیہ جماعت کے خلاف آریہ آجکل جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کی غرض محض یہ ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد نہ قائم ہو ✣

سود خوروں کے مظالم

بیچارے زمیندار وں پر سود خور مہاجنوں اور بنیوں کے مظالم اس حد تک بڑھ چکے ہیں۔ اور یہ جاہل اور بے کس لوگ اس قدر بے حس و حرکت ہو چکے ہیں کہ ان میں احساس پیدا کرنے اور بنیوں کے تباہ کن جال سے بچانے کے لئے حکومت کو فلمیں تیار کرنی پڑی ہیں جنہیں حضور وائسرائے ہند نے خود دیکھا۔ اور معلوم ہوا ہے یہ فلمیں دیہاتوں میں دکھائی جائیں گی۔ تا کہ ان لوگوں کو معلوم ہو کہ سودی قرضوں نے انکی کیا حالت بنا رکھی ہے اور سود خور کس بیدردی سے ان کا خون چوس رہے ہیں ✣

ہم گورنمنٹ کی اس کوشش کی تعریف کرتے ہیں اور دیہاتی لوگوں کو مطلع کرتے ہیں کہ وہ اپنی حالت کو فلموں میں دیکھ کر سود خوروں کے پنجوں سے نکلنے کی کوشش کریں ✣

آریہ سماج کی جڑھ پر حملہ

آریہ گزٹ اپنے ۱۴ جولائی کے پرچہ میں نینی تال کے سالانہ آریہ جلسہ کا اس طرح ذکر کرتے ہوئے کہ جبکہ جلسہ پورے زور سے شروع تھا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کا نوٹس بھیجدیا اور یہ حکم دیا کہ دوران تقاریر میں لکچرر اشارۃً یا کنایۃً قرآن کا ذکر نہ کریں۔ آگ بھبوکا ہو کر لکھتا ہے "ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا یہ حکم کہ جلسہ کے دوران میں قرآن کا ذکر تک نہ کیا جائے آریہ سماج کی آزادئ تقریر پر ایک زبردست حملہ ہے۔ یہ حملہ آریہ سماج کے لکچراروں پر نہیں بلکہ آریہ سماج کی جڑھ پر کیا گیا ہے۔ آریہ سماجی اس حملہ کو برداشت نہیں کر سکتے۔"

ہمیں آریہ گزٹ کی ان سطور سے بکلی اتفاق ہے کہ بیشک یہ حملہ آریہ سماج کی جڑھ پر کیا گیا ہے۔ کیونکہ سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے قرآن کریم کے خلاف بیہودہ سرائی کو انتہا تک پہنچا دیا۔ اور بد گوئی و بدزبانی کے پتھر پر انہوں نے آریہ سماج کی بنیاد رکھی۔ ایسی صورت میں آریوں کو بدزبانی سے روکنا واقعی ان پر صریح ظلم اور آریہ سماج کی جڑھ پر حملہ ہے اور آریہ سماجی اس حملہ

مکتوب حجاز

از مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ

بحیرہ قلزم

مئی کا مہینہ جو ملک انگلستان میں خوشگوار موسم سمجھا جاتا ہے۔ ختم ہونے کو ہے۔ یہ موسم بحیرہ قلزم کے سواحل پر ریت اور بے گیاہ چٹانوں کو گرمانے والی منطقہ حارہ کی تیز کرنوں اور باد سموم کے جھلسنے والے جھونکوں کے باعث بالکل جداگانہ کیفیت پیدا کر رہا ہے۔ سروستان خراماں خراماں جا رہا ہے۔ باب المندب سے نکل چکا ہے۔ دریائے قلزم کے خاموش پانیوں پر جزیرہ کامران کا رخ کئے ایسے وقت لنگر انداز ہونا چاہتا ہے جبکہ قرنطینہ میں جانے کے لئے مسافر روشنی میں جزیرہ پر اتر سکیں۔ سیاسی حالات کا مطالعہ کرنیوالے لوگ آج یمن کے شہر مخا اور دوسری طرف اٹالین ارتیریا کے شہر سودا کی طرف نظریں اور قیاس دوڑا کر امام یحییٰ سولینی معاہدہ کی اہمیت اور اس کے نتائج پر [illegible] میں خیالات کے سمند کو میدان مستقبل پر جولان کر رہے ہیں۔ حاجیوں کی امیدیں اب جامۂ عمل پہننے کے قریب ہیں۔ ارض مقدس آگئی۔ مقامات مقدس آنے والے ہیں۔ قلزم کے پانی بھی متبرک ہیں کہ انہوں نے صدیوں سے زمین عرب کے پاؤں دھونے کی خدمت سرانجام دی ہے۔

حاجیوں کی لڑائی

ہمارے چاروں طرف پانی تو ہے۔ پانی پر ہم جا رہے ہیں۔ مگر باوجود وسعت سمندر ہماری پیاس نہیں بجھا سکتا۔ ہمیں میٹھا پانی چاہیئے۔ انسان خدا و مخلوق کی محبت کا مجموعہ ہے۔ اور میٹھا پانی کم ملتا ہے۔ جہاز پر ۱۹۳۶ حاجی ہیں۔ دو وقت پانی کھلتا ہے۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ پہلے اور سب سے زیادہ پانی حاصل کرے۔ بدقسمتی سے پانی کی جد وجہد نے آج ایرانیوں اور سندھیوں میں لڑائی کرا دی۔ ایک سندھی زخمی ہو گیا۔ اور اسکی درخواست کپتان اور چیف افسر کو پہنچائی گئی۔ ہر دو شفقت سے پیش آئے ہیں۔ تحقیقات کا وعدہ کیا ہے۔ مگر سزا کس کو دیں۔ اور کیا کریں۔ بیچارے مجبور ہیں۔

جزیرہ کامران

جہاز نے آخرش کامران کے جزیرہ کے قریب لنگر ڈال دیا۔ دو اور جہاز بھی لنگر انداز ہیں۔ میری دوربین آج بھی بہت کارآمد ثابت ہوئی ہے۔ اور اکثر لوگوں کی قادیانی مولوی سے ملاقات کرا دیتی ہے۔ آج اس سے خوب کام لیا جا رہا ہے۔ دوربین سے پڑھا جا سکتا ہے کہ لنگر انداز جہازوں میں سے ایک S.S. دارا ہے۔ اس پر ۱۹ احمدی عازمان حجاز سوار ہیں۔ جو ضلع سیالکوٹ سے آئے ہیں۔ اور دوربین کی آنکھوں سے جزیرہ کامران بھی دکھائی دیتا ہے۔ اور دل ان محبوب وجودوں کو دیکھنے کا مشتاق ہے۔ جن کے قلوب میں مسیح موعود کی محبت کی روشنی ہے۔ ہر کشتی جو آتی ہے۔ اسے غور سے دیکھتا ہوں۔ کہ اس میں شاید یوسف زئی ہوں۔ دیر ہو گئی خط لکھا۔ کشتی والے کو دیا۔ کہ ڈاکٹر یوسف زئی کو دے آئے۔ آخرش وہ آئے اور محبت سے ملے۔ حاکم جزیرہ کپتان ڈگہیم اور میڈیکل افسر ڈاکٹر چوہان سے ملاقات کرائی۔ اور صبح جزیرہ پر لے جانے کا وعدہ فرما کر چلے گئے۔

دوسرے دن ساحل پر گئے۔ قرنطینہ کے انتظامات جو ترکوں کی یادگار ہیں۔ دیکھے۔ حاکم جزیرہ اور میڈیکل افسر صاحب کا فوٹو لیا۔ اور کپڑوں کو مٹی میں اور اپنے تئیں غسل خانہ میں سے گزار کر صفائی کے امر کی تعمیل کی۔ اور محدودگاہ پر پہنچے۔

قرنطینہ اور ڈاکٹر حاجی خان

گو مجھے قرنطینہ میں بھی ڈاکٹر حاجی خان یوسف زئی کی وجہ سے آرام ملا۔ مگر ڈاکٹر صاحب موصوف کے حسن اخلاق محبت اور دیانت سے کام کرنیکا ہر حاجی مداح ہے۔ انہوں نے مجھے بھی قرنطینہ کے تمام عمل میں سے گزارا اور استثنا نہیں کی۔ اور میں خوش ہوں۔ کہ ایسا ہوا کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ قرنطینہ کا غسل کپڑوں کی صفائی اور کامران میں ایک ہفتہ ٹھہرنا حاجیوں کو تازہ دم کرتا ہے۔ اور جہازوں کو صفائی کرنے کا موقع دیتا ہے۔ جزیرہ کامران میں خدا کے فضل سے میں ایک سے جماعت بن گیا۔ اور ڈاکٹر حاجی یوسف زئی ان کی اہلیہ جو مرزا مہتاب بیگ صاحب ٹیلر ماسٹر کی عزیزہ ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب کے بچے یحییٰ خان کے علاوہ ڈاکٹر عبد العزیز خان اور ان کی اہلیہ بھی سلسلہ عالیہ کے خدام میں سے ہیں۔

ڈاکٹر عبد العزیز خان

ڈاکٹر عبد العزیز صاحب سندھی ہیں۔ عدن میں ڈاکٹر تھے۔ اور ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر یوسف زئی کے ذریعہ سے ان کو سلسلہ کی خبر ملی۔ لٹریچر پڑھا رؤیائے صالحہ دیکھے۔ اور سلسلہ میں داخل ہو گئے۔

کامران کی راتیں

قرنطینہ کیمپ کے گرد تار کا قد آدم سے اونچا احاطہ ہے رات بھر سنتری پہرہ دیتے ہیں۔ اندر سے باہر جانے کی اجازت نہیں۔ دوکانوں سے سب چیز میسر آ جاتی ہے۔ روشنی۔ پانی۔ پاخانے۔ غسل کا قابل اطمینان انتظام ہے۔ جہاز کی قید اور تکلیف دہ زندگی کے بعد یہاں کا آرام نعمت غیر مترقبہ ہے۔ مگر عازمان حج کو جونہیں ہوش آیا۔ تو کسی نے چند افغانیوں کو اکسا دیا کہ ڈاکٹر لوگ حاجیوں کو روک نہیں سکتے۔ ابھی جہاز پر واپس کرنا چاہیئے۔ ایک طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا۔ ممکن تھا کہ فساد برپا ہوتا مگر خدا خدا کر کے ان لوگوں کو ان کے درمیان جا کر سمجھایا۔ اور فتنہ فرو ہوا۔

نماز عشاء کے بعد خراسان کے شیعہ عازمان حج کی مجلس گرم ہوئی۔ اور مرثیہ خوانی ہوئی۔ ماتم حسین کیا گیا۔ مخلصین کی آنکھوں سے آنسو منہ سے آواز غم جاری تھی۔ اور ہاتھ متواتر ماتھے پر پڑ رہے تھے۔ ہر خیال کے لوگ رواداری سے کام لیکر اسلام کی تعلیم کا اصل نمونہ دکھا رہے تھے۔

کامران سے روانگی

خوش قسمتی سے جہاز سروستان پر ہمارے ساتھ ہی میڈیکل افسر کامران ڈاکٹر چوہان جو کاٹھیاواڑ کے راسخ الاعتقاد مسلمان ہیں۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب جو دکن کے رہنے والے اور قرنطینہ کے عارضی کارکنان میں سے ہیں۔ اور عزیزان ڈاکٹر حاجی خان یوسف زئی معہ اہلیہ و بچہ اور ڈاکٹر عبد العزیز خان مع اہلیہ بھی حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے۔ اور اس طرح ایک قافلہ احمدی حجاج بن گیا۔ نماز باجماعت ہونے لگی۔ اور کپتان جہاز سے جو قرآن کریم کو پڑھ رہے تھے۔ ملاقات ہوئی۔ اور خوب باتیں ہوتی رہیں۔

عربوں اور ایرانیوں میں لڑائی

حیوانی جذبات حج کے راستہ میں بھی اپنا زور دکھانے سے باز نہیں رہتے۔ ۲ر جون کی صبح کو عربوں اور ایرانیوں میں جنگ ہو گئی۔ ایک عرب زخمی ہو گیا۔ کپتان صاحب موقعہ پر پہنچے۔ عاجز نے باجازت کمانڈر مسٹر ووڈ فارسی زبان میں وعظ کیا۔ اور جذبات پر حکومت کرنے کی نصیحت کی۔ لڑنیوالوں نے پشیمانی کا اظہار کیا۔ کپتان نے شکریہ ادا کیا۔ عربوں اور ایرانیوں کی صلح کرا دی گئی۔ اور تقسیم آب کے وقت نیرؔ نے خود بیٹھکر پانی باجازت کپتان صاحب فراغت سے دلایا۔ تا لوگ احرام باندھ لیں۔

عرفانی و نیرؔ

رات کو یلملم آیا۔ جہاز نے سیٹی دی۔ لوگوں نے احرام باندھا۔ آج سوائے بے سلے کپڑے اور لبیک کی آواز اور مساوات کے عالم کے کچھ نہ دکھائی دیتا تھا۔ جمعہ کی صبح ۳ر جون جہاز کو جدہ کے بندر پر لے آئے۔ عرب کا سفید شہر مکہ معظمہ کا دروازہ دکھائی دینے لگا۔ کچھ انتظار کے بعد ایک کشتی آئی۔ اور سیٹھ ابوبکر صاحب کے ایک کارکن نور نام نے نیرؔ سے نیرؔ کی نسبت دریافت کیا۔ اور کہا وہ ہیں عرفانی کشتی میں۔ دوربین سے عرفانی کو دیکھا۔ دوری کی ڈوری کاٹ ڈالی گئی۔ جہاز کے سب سے اوپر والے حصہ میں کپتان مسٹر ووڈ کے کمرہ کے اندر عرفانی و نیرؔ ملے۔ جب دلوں میں جذبات ارواح میں موافقت۔ مدعا میں یگانگت مقصد میں وحدت ہو۔ تو دو وجودوں کا ملنا اور برسوں کے بعد ملنا آنکھوں میں خوشی کے آنسو لاتا ہے۔ اور وہ آئے۔ خوب آئے لوگ حیران ہم مسرور و شادماں اور شکر گذار احسان خداوند عالم و عالمیان ہوئے۔ کپتان جہاز نے سیڑھیوں تک مشایعت کی۔ اور ہم سب سے پہلے کشتی میں ترکی۔ شامی ہندی۔ روسی۔ ڈچ مصری جہازوں میں سے نکل کر ساحل عرب پر اترے۔ اور مع الخیر ہم ابوبکر صاحب کے مکان پر آ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

"ہیرو پرستی" اور توحید

یہ ایک حقیقت ہے کہ جو قوم اپنے بزرگوں کے اسوہ حسنہ کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ اس میں زندگی کی روح ہرگز قائم نہیں رہ سکتی۔ تاریخ کی حفاظت کا یہی فائدہ تصور کیا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ ہادیان مذاہب اور دیگر ہیروز کی زندگیوں سے آیندہ آنے والے لوگ سبق حاصل کریں۔ اسی حکمت کی بناء پر بنی آدم کے سب سے مقدس انسان سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات پیش نظر رکھنے کے لئے کلمہ توحید میں "محمد رسول اللہ" کا اضافہ کیا گیا مگر افسوس کہ بعض نادان اس کو شرک کی آمیزش قرار دیتے ہوئے قابل اعتراض سمجھتے ہیں۔ اور اسلامی توحید کو ناقص بتانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ کلمہ توحید میں اس فقرہ کے اضافہ سے ہمیشہ ہمیش کے لئے شرک کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ اس مقدس انسان کی دوربین نگاہ نے دیکھا۔ کہ انسانوں کو دنیا نے خدا یا ابن اللہ قرار دے لیا۔ اور اس طرح وہ توحید سے کوسوں دور جا پڑے۔ حالانکہ ان کی زندگی کوئی غیر معمولی معجزات پر بھی حاوی نہ تھی۔ ایسا نہ ہو۔ کہ کہیں میری امت بھی بعد ازیں میری طرف خدائی صفات منسوب کرنا شروع کر دے۔ اس لئے "لا الٰہ الا اللہ" کو غیر اللہ کی الوہیت یا ابنیت کے باطل خیال کی دستبرد سے بچانے کے لئے "محمد رسول اللہ" زائد کر دیا گیا۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) خدا کا بھیجا ہوا بندہ ہے۔ خدا یا خدا کا بیٹا نہیں۔ اب دیکھو یہ کیسی صاف اور مصفیٰ توحید کا سبق تھا۔ مسلمان ہزاروں عیوب اور نقائص میں مبتلا ہو جائیں۔ مگر وہ محض اس واضح تعلیم کی وجہ سے آنحضرت صلعم کو کبھی الٰہ یا ابن اللہ نہیں قرار دے سکتے۔ جس پر موجودہ صدیاں شاہد ناطق ہیں۔

عیسائیوں کی کاسہ لیسی سے آریہ لوگ بھی اس اعتراض کو وزنی سمجھ رہے تھے۔ اور کہا کرتے تھے۔ کہ مسلمان محمد صاحب کی اس قدر تعظیم کرتے ہیں جس کا نتیجہ شرک ہے۔ گو اس حقیقت کو بارہا بے نقاب کیا گیا۔ کہ مسلمانوں کا آپ کی تعظیم کرنا اسی نقطۂ نگاہ سے ہے۔ کہ آپ انسانوں میں سے سب سے زیادہ مقدس اور قابل اقتداء وجود ہیں۔ مگر آرین ذہنیت آج تک اس صداقت کا انکار ہی کرتی رہی۔ آخر کار مسٹر رام چندر دیو ایڈیٹر "کرم ویر" لاہور کو اس واقعیت کے سامنے سر جھکاتے ہی بنی اور ہندو جاتی کی ترقی کے لئے بندہ بیراگی جیسے کو نمونہ قرار دیتے ہوئے لکھنا پڑا

"اپنی حفاظت اور ہستی کو قائم رکھنا ہی زمانہ حال کا دھرم ہے۔ مائیں گھٹی میں بچوں کی ان مہا پرشوں کی زندگیوں کا آدرش روپی دودھ پلائیں۔ اگر دیویاں آرتی اتارنا چاہیں۔ تو ان ہیروں کی جنہوں نے مشکل ترین حالات کے گرداب سے ہماری قومی کشتی کو نکالا۔ بچے ان قومی ہیروز کے گیت گائیں۔ پتا بچوں کو صبح اٹھتے ہی ان بزرگوں کی یاد دلائیں۔ تب جاکر کہیں ڈگمگاتی ہوئی جاتی ٹھیک راہ پر آسکتی ہے۔ اس گھور تپسیا کی ضرورت ہے۔ جو ہمارے پوروجوں نے دھارن کی۔ ہیرو پرستی سے عاری جاتی اگر آج تباہ نہیں ہوتی۔ تو کل ہو جاوے گی۔ ہم ان مہا پرشوں کی چرنا بندھنا کرتے ہوئے اپنی شردھا کے پھول ان پر چڑھاتے ہیں۔ ایشور ہمیں وہ بل دیں جو دکھوں کی گھڑی میں ان مہاتماؤں کو دیا تھا۔" (کرم ویر ۵ / جون ۱۹۲۷ء)

کیا آریہ سماج تسلیم کرے گی۔ کہ مندرجہ بالا سطور میں "مردم پرستی" کی تعلیم دی گئی ہے۔ بالخصوص فقرہ "ہیرو پرستی سے عاری جاتی اگر آج تباہ نہیں ہوتی تو کل ہو جاوے گی" قابل غور ہے۔ اگر یہ شرک نہیں بلکہ قوم کی زندگی کا واحد ذریعہ ہے۔ تو پھر مسلمانوں پر اسی طریق کو اختیار کرنے میں کیوں اعتراض کیا جاتا ہے؟ اصل بات یہ ہے۔ کہ ہندو قوم نے دیکھا۔ کہ مسلمان توحید کے دلدادہ اور شرک سے کلی بیزار ہیں۔ اس لئے ان کو مٹانے کا ایک طریق یہ نکال لیا۔ کہ تم جو اپنے نبی کی اتباع اور نقش قدم پر چلنے کو از بس ضروری قرار دیتے ہو۔ اور ہر وقت اسی کے گیت گاتے ہو یہ تو شرک ہے۔ تاکہ مسلمانوں کے اندر سے زندگی کی سپرٹ جاتی رہے۔ اور وہ مردہ کی طرح ہو جائیں۔ پس مسلمانوں کو زیادہ ہوشیار ہونا چاہیئے۔ اور آج جبکہ ہندو قوم اپنے مصنوعی ہادیان سے بے حد لگاؤ کا اظہار کرتی ہے۔ اور ان کے لیڈران کو "ہیرو پرستی" کی تعلیم دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ اسی میں قوم کی زندگی سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے کس قدر ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے پاک نبی اور اس کے مقدس صحابہؓ کے نقش قدم پر چل کر اپنے اندر زندگی کے آثار پیدا کریں۔ والسلام (اللہ دتا جالندھری)

اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا
پنڈت لیکھرام کی تحقیق

آریہ آئے دن گلا پھاڑ پھاڑ کر چلاتے رہتے ہیں۔ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔ اور ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنایا گیا۔ اگرچہ اسکا کوئی صاف و صریح ثبوت انکے پاس نہیں۔ لیکن چونکہ آریوں کو دین حق سے دلی بیر ہے۔ اسلئے جھوٹ بولنے سے بھی نہیں جھجکتے اور دانستہ خلق خدا کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔

پنڈت لیکھرام جو آریوں میں بڑے پایہ کا انسان مانا جاتا ہے۔ اور جس کی نسبت آریوں کے مایۂ ناز "سوامی" مفتول شردھانند نے کلیات آریہ مسافر کے دیباچہ میں تسلیم کیا ہے۔ کہ وہ "ضدی" اور "متعصب" انسان تھا۔ اُسے بھی آخر کو ماننا پڑا کہ اشاعت اسلام کا سبب تلوار نہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"سکندر لودھی کے زمانہ میں ہندوؤں نے فارسی تعلیم شروع کی ۔۔۔ فارسی کی مذہبی تعلیم میں ۔۔۔ مبتلا ہو کر بہت سے ہندو مسلمان ہو گئے۔ جن کا ذرا بھی تصور نہیں۔ اور جو ظاہر طور پر مسلمان نہ ہوئے۔ وہ دل ہی دل میں محمدی مذہب کے قائل ہیں۔ اور ہزاروں پر ائل جو چند پشتوں کے بعد علانیہ مسلمان ہو گئے"۔

آگے چلکر لکھتا ہے "مسلمانی مکتبوں کے جاری ہونے سے ہزاروں ہندو طالب علم مولویوں کی شرارت اور بہکاوٹ میں آکر پھسل گئے" یعنی مسلمان ہو گئے۔

پھر ہندو دھرم کے کمزور اور ناقص ہونیکا اعتراف کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"بیوہ ہو جانے کی حالت میں ہندو عورت کے واسطے پورانوں نے دو ہی علاج لکھے ہیں یا ستی ہو جانا یا تمام عمر ماتمی لباس پہنکر بیوہ بیٹھے رہنا۔ ایسی تعلیم کے مطابق لاکھوں ستی ہو گئیں۔ مگر جو کروڑوں ستی ہونے سے بچ گئیں۔ ان کی حالت پر غور کیجئے۔ بے اولاد ہونیکی صورت میں بیوگی کا زمانہ کتنا کٹھن ہے۔ اور کیسا دشوار گذار پہاڑ طے کرنا پڑتا ہے جوانی مستانی اور جوانی دیوانی کی حالت مست ہاتھی کے برابر ہے۔ اسکا دبنگ رو کنا سخت دشوار ہے۔ ہزاروں نیک بخت سرے پشتوں کے سوائے اور سلسلہ کھول دیا ہے مشکل نہ سہار سکیں۔ کیونکہ اسکا سہارنا درحقیقت مشکل ہے۔ وہ مجبوراً مسلمان کٹھملوں کی بہکاوٹ سے یا خود بخود مسلمان ہو گئیں" (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۸۱ حصہ اول)

پھر لکھتا ہے "جوان ہندو جو کسی بیوہ کے (یہ سبب کنوارا رہنے یا ساری عمر رنڈوہ رہنے کے) شادی کرنا چاہتا ہے۔ اور ہندو اُسے برادری خارج کرنا چاہتے ہیں تو وہ مع بیوہ کے مسلمان ہو جاتا ہے" کلیات صفحہ ۱۸۲ آگے لکھا ہے کروڑوں راجپوت۔ براہمن۔ مرہٹہ۔ سکھ۔ کھتری۔ ساروڑہ۔ بنئے۔ گوجر خود بخود خواجہ معین الدین چشتی صاحب۔ لکھوا کل داتا۔ گنج شکر۔ دلالہ۔ سرور۔ دستگیر۔ شاہ مدار۔ پیراں کلیر۔ پاک پٹن۔ امام بخش۔ شمس الدین۔ بہاؤالحق۔ سالار شہید۔ دین پناہ۔ غازی میاں وغیرہ کی خانقاہوں میں دربدر پھرنے اور سر رگڑنے لگے۔ جس سے آئے دن لاکھوں ہندو مسلمان ہوتے اور ست دھرم سے چیت ہو جاتے ہیں۔ بہت سے غریب ہندو شادی نہ ہونے کے سبب مجبوراً تمام عمر کنوارا گذارنے کی سخت مشکل سے مجبور ہو کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ جن کی تعداد بھی کسی حالت میں ایک کروڑ سے کم نہ ہوگی۔" (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۸۲)

آریو! اپنے "شہید اکبر" کی اس تحقیق کے بعد بھی کیا یہی بڑ ہانکتے رہو گے۔ کہ "اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے" اور یہ "کروڑوں راجپوت" "جبراً مسلمان بنائے گئے"۔

خاکسار حافظ سلیم احمد اٹاوی

وصیت نمبر ۲۶۳۹

میں سکینہ بی بی بنت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب مرحوم۔ زوجہ چوہدری محمد نواز خاں صاحب قوم جٹ عمر ۳۲ سال ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی ہوں۔ جو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے مجرا دی جاویگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور قیمتی ۱۱۰ روپیہ جو میرے پاس ہے۔ زیور جو میرے خاوند نے رہن رکھا ہوا ہے۔ قیمتی تخمیناً پانصد روپیہ والد صاحب مرحوم کی جائداد میں ۱/۲۱۶ حصہ جس کی قیمت دس ہزار روپیہ ہے۔ اور جو میں اپنے بھائیوں سے بصورت نقد وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ مہر اپنے خاوند کو معاف کرتی ہوں۔ جو زیور میرے خاوند نے رہن رکھا ہوا ہے۔ اگر وہ چھڑوا کر مجھے واپس نہ دیں۔ تو میری جائداد میں شمار نہ ہوگا۔ فقط:

بقلم ظفر اللہ خاں بیرسٹر ایٹ لا برادر موصیہ۔ العبد موصیہ سکینہ بی بی بقلم خود۔ گواہ شد۔ ظفر اللہ خاں برادر موصیہ۔ گواہ شد حسین بی بی والدہ موصیہ۔ گواہ شد بدر النساء بیگم زوجہ ظفر اللہ خاں۔ گواہ شد شریف بیگم اہلیہ مبارک احمد حال وارد لاہور ۱۲/۶/۲۷:

وصیت نمبر ۲۶۰۲

میں محمد رمضان خاں ولد چودھری جھنڈو خاں مرحوم عمر ۱۸ سال ساکن سری گوبند پور ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۲۶ء کو اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد ۹۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی+

ڈاکٹر محمد رمضان خاں انڈین ملٹری ہسپتال نوشہرہ+

گواہ شد:۔ میر محمد ابراہیم احمدی سب پوسٹماسٹر نوشہرہ چھاؤنی+

گواہ شد:۔ محمد الطاف احمدی کلرک ایم۔ ای۔ ایس۔ نوشہرہ:

وصیت نمبر ۲۵۹۸

میں صالح محمد ولد بہادر قوم سیال سرگانہ عمر ۳۰ سال ساکن باگڑ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/ اپریل ۱۹۲۷ء کو اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ۱۴ ایکڑ اراضی نہری اور ۱۴ ایکڑ بارانی ہے۔ جس کی قیمت ۴۰۰۰ ہے۔ اور ۴۰۰ مجھ پر قرض بھی ہے۔ لیکن میرا گذارہ علاوہ اس جائداد کے ماہوار آمد پر بھی ہے۔ جو کہ اس وقت ۲۵ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ حصہ جائداد کے طور پر بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ میں نے جس اراضی کا اوپر ذکر کیا ہے۔ اس میں سے ۷ ایکڑ موضع حویلی لعل تحصیل و ضلع جھنگ اور ۲۱ ایکڑ موضع باگڑ۔ ضلع ملتان میں واقعہ ہے۔ نوشتہ بمقام قادیان

صالح محمد پٹواری مخدوم پور پھوڑاں ضلع ملتان۔ گواہ شد: مبارک احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد: نور الدین نمبردار بقلم خود چک ۱۱۷ منٹگمری۔ حال وارد۔ قادیان:

وصیت نمبر ۲۶۳۰

میں نذر محمد پٹھان ولد سطیع اللہ عرف تناک قوم جدراں عمر ۴۹ سال ساکن حال قادیان ضلع گورداسپور کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ مئی ۱۹۲۷ء کو اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس اس وقت ایک سو روپیہ نقد ہے۔ لیکن میرا گذارہ آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۳۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی آمدنی کا دسواں حصہ بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز جو رقومات حصہ جائداد کے طور پر بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر جاؤں۔ وہ حصہ موعودہ سے منہا کی جاویگی۔ فقط والسلام: نذر محمد پٹھان کاتب الحروف بقلم عبد اللہ افغان۔ گواہ شد:۔ مولوی عبد الستار افغان۔ گواہ شد: رحمت اللہ افغان:

وصیت نمبر ۲۵۳۴

میں سید بی بی بنت حیدر شاہ قوم سید ساکن موضع مچکے تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور کی ہوں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد موجودہ زیورات قیمتی ۲۰ چھوٹی جو مجھے مہر میں ملی ہوئی ہے قیمتی ۲۰۰ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اس کے علاوہ جس قدر جائداد میری وفات کے وقت ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۳۱/۱۲/۲۶: العبد سید بی بی موصیہ+

گواہ شد:۔ حسین علی خاوند موصیہ+

گواہ شد:۔ محمد حسین شاہ سب اسسٹنٹ سرجن ساکن دہرم کوٹ رندھاوا

وصیت نمبر ۲۵۲۸

میں سعد الدین ولد فضل الدین قوم گوجر ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۹۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ یہ وصیت بمقام قادیان لکھی گئی۔ المرقوم ۲۹/۱۲/۲۶: گواہ شد ابراہیم احمدی ساکن سماعیلہ ضلع گجرات حال وارد قادیان۔ العبد خاکسار سعد الدین احمدی ہیڈ انگلش ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم۔ گواہ شد۔ غلام مصطفیٰ احمدی سب اسسٹنٹ سرجن گوڈگانواں:

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی بہادر

بعدالت جناب میاں جلال الدین صاحب سب جج ضلع جھنگ

دعویٰ ۔/۵۰۰ بر بناء دستاویز رجسٹری شدہ

مالی ولد نابولوں سکنہ چک ۲۴۸ تحصیل جھنگ مدعی

بنام بہادر

دعویٰ ۔/۵۰۰ بر بناء دستاویز رجسٹری شدہ

بنام بہادر ولد فتو ذات سیال بھروانہ سکنہ چک ۱۸۱ تحصیل جھنگ مدعا علیہ+

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی بہادر مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام بہادر مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر بہادر مذکور تاریخ ۱۸/۸/۲۷ کو مقام صدر جھنگ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی+

آج بتاریخ ۱۲/۷/۲۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا+

مہر عدالت — دستخط حاکم

دنیا میں آنکھیں بڑی نعمت ہیں

اگر آپ کو اپنی پیاری آنکھوں کی کچھ قدر ہے۔ تو پھر آج سے ہی موتی سرمہ رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔ جو جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے۔ جیسے ڈاکٹر اور حکماء بوقت ضرورت بذریعہ تار طلب کرتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ محصولڈاک علاوہ

آپکے سرمہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے

چودہری عنایت اللہ خاں سارجنٹ۔ آر۔ ایم۔ ایس لدھیانہ لکھتے ہیں۔ کہ مجھے ضعف بصر اور سرخی آنکھ کی شکایت تھی اس کے لئے آپ کا سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا۔ جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ براہ کرم ایک تولہ سرمہ اور بذریعہ وی پی جلد بھیجدیں۔

پتہ

مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

زرعی آلات و دیگر مشینری

بٹالہ کے مشہور و معروف چارہ کترنے کی مشینیں رڈو کے (آہنی رہٹ (رہٹ) انگریزی ہل۔ بیلنہ جات۔ فلور ملز۔ خراس۔ بیل چکیاں۔ سیویاں اور بادام روغن نکالنے کی مشینیں منگانے کے لئے ہماری ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے۔ ایم عبدالرشید اینڈ سنز

جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

CUT PIECES

پورے تھان سے اعلیٰ اور سستے ہوتے ہیں

ولایت سے گرم کپڑا الگ پیس

ہماری معرفت مال منگوانے سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا:

مال اصل قیمت خرید پر حسب منشا۔ اور کمیشن صرف ۲½ فیصدی ولایت سے ہمارا اپنا آدمی پیس چھانٹ کر بھجواتا ہے۔ ہندوستانی مذاق کو صرف ہندوستانی ہی پہچان سکتا ہے۔ اس لئے ہمارا منگوایا ہوا کپڑا ہمیشہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتا ہے۔ ہماری معرفت بہتوں نے کٹ پیس منگوا کر فائدہ اٹھایا ہے۔ آپ بھی مستفید ہوں۔

آرڈر آج ہی دیدیں۔ تاکہ وقت نہ گذر جائے۔ یاد رکھیں۔ کہ لوگ ہمیشہ شروع موسم سرما میں ہی کپڑے بنوا لیتے ہیں۔

گلوب ٹریڈنگ ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بے اولادوں کو اولاد

اگر آپ بے اولاد ہیں۔ اگر آپ حصول اولاد کی خاطر سینکڑوں روپیہ برباد کر کے مایوس ہو گئی ہیں تو آئیں کرمہ والدہ صاحبہ سے علاج کرا کے اولاد حاصل کریں۔ والدہ صاحبہ قریباً ۲۵ سال سے نہایت کامیابی سے علاج کر رہی ہیں اور اس عرصہ میں بے شمار اولاد عورتیں حاصل کر چکی ہیں۔ اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ کھو دیں۔ اور آج ہی ایک کارڈ لکھدیں۔ قیمت فائدہ کے لحاظ سے بہت کم یعنی مکمل بکس صرف چار روپیہ علاوہ محصولڈاک

نوٹ: آرڈر دیتے وقت مفصل حالات سے آگاہی دیں جو پوشیدہ رکھے جائینگے۔

سید خواجہ علی قادیان پنجاب

اعلیٰ مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہم ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی و پشاوری لنگیاں ہر قسم کی فروخت کرتے ہیں۔ فی گز دو روپے ۴/ ہوگا۔ اس کے علاوہ مشہدی کناویز عورتوں کے سوت کیلئے فی گز دو روپے ۲/ ہوگا۔ اور مشہدی رومال فروخت کئے جاتے ہیں۔ کلاہ پشاوری جس قیمت اور جس سائز کا مطلوب ہو بھیجا جا سکتا ہے۔ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اگر خدا نخواستہ پسند نہ آئے۔ تو صرف محصولڈاک کاٹکر قیمت واپس کر دیجائیگی۔ یا اس کی دوسری چیز بھیجدیجائیگی۔ احمدی احباب فرمائش بھیجکر فائدہ اٹھائیں۔ مال دوسری دوکانوں کی نسبت عمدہ اور ارزاں بھیجا جائیگا۔

المشتہر

میاں غلام حیدر احمدی بازار کریم پورہ شہر پشاور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم مقام چونیاں

سندل و سندل پسران صاحب چند ساکن چونیاں۔ مدعی

بنام

ناظر ولد پنجہ قوم ارائیں ساکن چونیاں۔ مدعا علیہ

دعوےٰ مبلغ ۱۰/۱/۴۲ روپے ہیں

اشتہار بنام ناظر ولد پنجہ قوم آرائیں ساکن چونیاں

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں حسب درخواست و بیان حلفی سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتقرر ۲۷ 8 کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ مذکور میں نہ کریگا۔ تو اس کی عدم حاضری میں کارروائی یکطرفہ حسب ضابطہ عمل میں لائی جائیگی۔ تحریر ۲۷ 8 ۱۵

آج بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

سب جج صاحب بہادر کی پُر زور سفارش

آپ کا عرق طحال اپنی دو لڑکیوں کو استعمال کرا چکا ہوں میری بیوی اور بھائی نے بھی استعمال کیا تھا۔ تینوں چاروں کو اللہ کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا۔ اور پھر کبھی شکایت نہیں ہوئی۔ واقعی آپ کا عرق طحال ناپ تلی لیعنی طحال کے واسطے اکسیر ہے۔ اگر تمام پیٹ میں تلی پھیلی ہوئی ہو تو صرف دو تین شیشیوں کے پینے سے آرام ہو جاتا ہے۔ تلی بہت جلد سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے تاپ تلی کے مریض اگر تمام دوائیاں چھوڑ آپ کا عرق طحال استعمال کریں۔ تو اللہ کے فضل سے ان کو بالکل آرام ہو جائے گا۔ فقط آپ کا خیر خواہ:۔

(شیخ) محمد حسین۔ سب جج چونیاں۔ ضلع لاہور

قیمت فی شیشی عہ (خرچ وی پی ۴/) تین شیشی عہ۲/ (خرچ وی پی ۸/) چھ شیشی چھ روپے خرچ وی پی سمیت۔

ملنے کا پتہ

حافظ غلام رسول میڈیکل ہال وزیرآباد (پنجاب)

حب اٹھرا کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے آخیر رضاعت تک قریباً ۵ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائے گا۔

پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان۔ پنجاب

مضبوطی کے خیال سے ہے۔ اس لئے یہ جلسہ گورنمنٹ سے بسخت درخواست کرتا ہے۔ کہ یا تو دوسری قوموں کیلئے تلوار کا رکھنا جائز قرار دیا جاوے یا سکھوں کو بھی کرپان رکھنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ورنہ علاوہ ایک سخت بے انصافی ہونے کے موجودہ حالت دوسری قوموں پر نہایت ضرر رساں اثر پیدا کریگی۔"

آٹھویں قرارداد۔ محرک۔ شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے سیکرٹری دارالجماعت احمدیہ۔ موید۔ قاضی محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی

"ان قراردادوں کی نقلیں ہزایکسیلنسی گورنر صاحب بہادر پنجاب کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔"

نویں قرارداد۔ محرک۔ غلام نبی ایڈیٹر الفضل۔ موید ڈاکٹر عبدالحمید صاحب نومسلم سب اسسٹنٹ سرجن۔ قرارداد یہ ہے۔

"یہ جلسہ اس بات کی سخت ضرورت محسوس کرتا ہے کہ تمام مسلمان کہلانیوالوں کو خواہ وہ کسی فرقہ یا کسی خیال سے تعلق رکھتے ہوں۔ عام اسلامی مفاد اور مشترکہ ملی اغراض میں متحد ہو کر رہنا چاہیئے اور ایک دوسرے کے ساتھ ملکر کام کرنا چاہیئے۔ اور خصوصاً دوسری قوموں کے مقابلہ میں یک جان و یک زبان رہنا چاہیئے۔"

دسویں قرارداد۔ محرک بھائی عبدالرحیم صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ موید قاضی امیر حسین صاحب سابق پروفیسر مدرسہ احمدیہ قادیان۔ قرارداد یہ ہے:۔

"یہ جلسہ اسبات کی سخت ضرورت محسوس کرتا ہے کہ تبلیغ کے کام کو پہلے سے بہت زیادہ وسیع کرکے شروع کیا جاوے اور خصوصاً اچھوت اقوام کو اسلام میں داخل کرنے کیلئے خاص جدوجہد ہونی چاہیئے اور نومسلموں کیلئے ہر ممکن سہولت بہم پہنچانی چاہیئے۔ کہ اس کام میں پوری جوش کے ساتھ مسلمان مبلغین کا ہاتھ بٹائیں۔"

گیارہویں قرارداد۔ محرک پیر سید شاہ چراغ شاہ صاحب حکیم دہلی قادیان۔ موید بابو عبدالواحد صاحب ٹھیکیدار قادیان۔ قرارداد یہ ہے:۔

"مسلمانوں کی اقتصادی اصلاح کیلئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ موجودہ حالات میں مسلمان ہندوؤں کی کھنڈ تمام ان باتوں میں چھوت کا طریق اختیار کریں جنہیں ہندو مسلمانوں سے چھوت کرتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ موجودہ حالت کا مسلمانوں کے قومی اخلاق پر بھی اچھا اثر نہیں پڑ رہا۔ نیز مسلمانوں کو جہاں تک ممکن ہو تجارت پیشہ ہونے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ تجارت آجکل زیادہ تر ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔"

بارہویں قرارداد۔ محرک ڈاکٹر غلام غوث صاحب گورنمنٹ پنشنر۔ موید۔ مولوی عمرالدین صاحب ٹھیکیدار بھٹہ قادیان۔ قرارداد یہ ہے:۔

"یہ جلسہ مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ خواہ کیسی ہی سخت ضرورت پیش آئے کسی مسلمان کو سودی قرضہ نہیں ہونا کرنا چاہیئے۔ اور بہر حال کسی ہندو ساہوکار سے ہرگز کسی صورت میں سودی قرضہ نہ لیا جائے۔ اور جو لوگ اس مصیبت میں پہلے سے مبتلا ہوں انہیں چاہیئے کہ بیرعلاقہ میں سرکاری بنک کھلوا کر اس سے لین دین کا سلسلہ شروع کریں۔ تاکہ کم از کم ہندو ساہوکار کے قرضہ کی لعنت سے چھٹکارا ہو۔"

تیرہویں قرارداد۔ محرک ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہاسپٹل قادیان۔ موید۔ سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے۔ قرارداد یہ ہے:۔

"یہ جلسہ اس بات کی سخت ضرورت محسوس کرتا ہے کہ موجود حالات میں خصوصیت کے ساتھ ہر مسلمان کو خواہ وہ ملازم ہو یا تاجر ہو۔ یا زمیندار ہو۔ یا کوئی اور پیشہ رکھتا ہو۔ اپنے دل میں پختہ عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ آئندہ ہر جائز طریق سے مسلمانوں کو ہر ممکن فائدہ پہنچانے میں اپنی پوری سعی اور توجہ سے کام لے گا۔ اور ہر دوسری قوم کے فرد پر ایک مسلمان کو جائز حد تک ترجیح دے گا۔"

چودہویں قرارداد۔ محرک سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے۔ موید:۔ مولوی عبدالوہاب صاحب۔

قرارداد یہ ہے:۔

"ان جملہ قراردادوں کی نقلیں اسلامی اخبارات میں بالغرض طبع بھجوائی جائیں۔"

یہ سب قراردادیں بھی حاضرین جلسہ کی اتفاق رائے سے پاس ہوئیں۔

پشاور میں اتحاد بین المسلمین پر کامیاب لیکچر

حاضرین نے اتحادی تجاویز پر عمل کرنے کیلئے حلف اٹھایا

۱۷ جولائی ۱۹۲۷ء۔ پشاور۔ سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔

اتحاد بین المسلمین کے مضمون پر اسلامیہ کالج کے عظیم الشان ہال میں جناب میر محمد اسحٰق صاحب فاضل کا ایک نہایت کامیاب لیکچر ہوا۔ لیکچر کے وقت ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ لیکچر کی اہمیت اور پبلک کی دلچسپی کی یہ کیفیت تھی۔ کہ لیکچر ختم ہو جانے کے بعد بھی گرمی کی سخت شدت میں پبلک جمی بیٹھی رہی۔ لیکچر کے خاتمہ پر فاضل مقرر نے تمام حاضرین سے کہا۔ جو باتیں اس وقت آپ کے سامنے پیش کی گئی ہیں۔ آپ ان پر عملدرآمد کرنے کے لئے سچے دل سے حلف اٹھائیں۔ جس کا تمام حاضرین نے پرجوش جواب دیا۔ یعنی حلفیہ اقرار کیا کہ ہم ان تجاویز پر جو ہمارے سامنے پیش کی گئی ہیں پورا پورا عمل کریں گے۔

سکھر میں مسلمانوں کے عظیم الشان جلسے

پرزور اور دلچسپ تقریریں

۲۱ جولائی۔ اکبر علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ روہڑی سکھر بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔

مسلمانوں کے ایک بہت بڑے جلسہ میں جو سکھر میں منعقد ہوا۔ مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندھری نے ۱۷۔۱۸ جولائی کو دو زبردست تقریریں کیں۔ پہلے دن (۱۷ جولائی) آپ نے چھوت چھات پر تقریر کی اور مسلمانوں کی موجودہ خراب حالت کے سنوارنے کے لئے چند مدلل اور معقول طریق بتائے۔ دوسرے دن (۱۸ جولائی) آپ نے ایک موثر اور فصیح تقریر کی جس میں مسلمانوں کو مخاطب کرکے پرزور الفاظ میں کہا۔ کہ اس وقت ہمیں گورنمنٹ کے خلاف ہمیں کھڑا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ گورنمنٹ نے ہماری موجودہ پریشانیوں میں ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور پوری کوشش کر رہی ہے۔ کہ کوئی ایسی تجویز کرے۔ جس سے ہمارے مقدس نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی عزت و ناموس محفوظ ہو جائے۔ ہمیں اس موقعہ پر کمال حزم و احتیاط اور ہوشیاری سے کام لینا چاہیئے۔ اور اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا چاہیئے۔ ہمیں اپنے آپ کو سچا مسلم بنانا چاہیئے۔ اور متحدہ طور پر اشاعت اسلام کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہم ان تمام دنیوی مشکلات کا سدباب کر سکیں۔ حاضرین ازحد محظوظ ہوئے۔ اور اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتے رہے۔

توہین رسولؐ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے جن کو قید خانوں میں ڈالا گیا ہے۔ انہیں رہا کر دیا جائے۔ تمام مطالبات پورے کئے جائیں۔ اور سیاسی حقوق دیئے جائیں۔ پنجاب کے مسلمانوں کی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے ہائی کورٹ پنجاب میں مستقل مسلمان جج مقرر کئے جائیں۔

(باقی کالم میں)

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب و ہند کا عمل

پنجاب کے طول و عرض میں ۲۲ر جولائی کو عظیم الشان جلسے

مسلمانان پنجاب کے اتحاد و اتفاق کے خوش کن مناظر

مسلمانوں کے سچے ہی خواہ اور اسلام کے فتح مند اور کامیاب راہ نما حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے مذہبی و سیاسی مفاد اور اسلام کی حفاظت و صیانت کی خاطر ۲۲ر جولائی کو تمام پنجاب میں متحدہ و متفقہ جلسے منعقد کرکے قرار دادیں پاس کرنے کی جو تحریک فرمائی تھی۔ خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اسے ہماری امیدوں سے بھی بڑھ کر کامیابی عطا کی۔ اور مسلمانوں کے دل پاس کی پذیرائی کے لئے کھول دیئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس وقت تک بذریعہ تار جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ نہ صرف پنجاب کے طول و عرض میں بلکہ دوسرے صوبوں میں بھی اس دن عظیم الشان جلسے منعقد کئے گئے۔ اور ان میں اسلامی حقوق اور مفاد کے متعلق ہر فرقہ اور ہر عقیدہ کے مسلمانوں نے متحدہ تجاویز پاس کیں۔ ان خوش کن اور مسرت انگیز خبروں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ۲۲ر جولائی کا مبارک دن نہ صرف اس لحاظ سے مسلمانان ہند کی تاریخ میں یادگار کے طور پر رہے گا۔ کہ اس دن مسلمانوں نے اسلام کو اغیار کی دست برد سے بچانے اور مخالفین پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے میدان عمل میں اُترنے کا اقرار کیا۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی۔ کہ مسلمانوں نے مشترکہ مفاد اور اغراض کے متعلق اتحاد و اتفاق کے بہت اعلےٰ مناظر پیش کئے۔ جس کے لئے ہم تمام مسلمانوں کو مبارکباد کہتے ہیں۔

اس وقت تک کہ یہ سطور لکھی جا رہی ہیں۔ حسب ذیل مقامات سے کامیاب جلسہ ہونے کی اطلاعیں حضرت امام جماعت احمدیہ کو موصول ہو چکی ہیں۔ جہلم۔ بنوں۔ ڈیرہ غازیخان۔ کلکتہ۔ پاکپٹن۔ امرتسر۔ بہمنی بڑیہ۔ جالندھر۔ دہلی۔ راولپنڈی۔ چیلیانوالہ سے ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ مگر اتنا معلوم ہوا ہے کہ ۲۲ر جولائی کو خلافت کمیٹی نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ جلسہ کی خاطر اپنا جلسہ ملتوی کر دیا۔ لاہور سے بذریعہ تار اطلاع پہنچ گئی ہے۔ کہ لاہور نہایت عظیم الشان جلسہ ہوا۔ مفصل کل۔

۲۲ر جولائی کے جلسے کی اطلاعیں تار کے ذریعہ

جہلم ۲۲ر جولائی۔ مسلمانوں کے تمام فرقوں کے چار ہزار سے زائد اشخاص کا متحدہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ تمام قرار دادیں پاس کی گئیں۔ اور بذریعہ تار بھیجی گئیں۔

بنوں ۲۲ر جولائی۔ مسلمانان بنوں کا عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں تمام فرقہائے اسلام کے لوگ جمع تھے۔ قرار دادیں پاس کی گئیں۔

ڈیرہ غازیخان ۲۲ر جولائی تین ہزار سے زائد لوگ جمع ہوئے۔ جلسہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ کامیاب ہوا۔

کلکتہ ۲۲ر جولائی۔ جلسہ عام میں قرار دادیں منظور کر کے گورنمنٹ کو روانہ کی گئیں۔ مفصل تار علیحدہ ارسال ہے۔

دہلی ۲۲ر جولائی۔ جناب امام صاحب جامع مسجد دہلی کی صدارت میں تمام فرقوں کے مسلمانوں کا نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔ اور ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

جالندھر ۲۲ر جولائی۔ جالندھر میں ایک بہت بڑے مجمع میں ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

پاکپٹن ۲۲ر جولائی۔ دو ہزار مسلمانوں کا اجتماع ہوا۔ جنہوں نے یہ تجاویز پاس کر کے گورنمنٹ کو بھیجیں۔ کہ پیشوایان مذہب اور بزرگان ملت کی واجب الاحترام شخصیتوں کو ہر قسم کی توہین سے بچایا جائے۔ راجپال کی کتاب سے قلوب پر جو گہرے زخم لگے ہیں۔ ان کا مداوا ہونا چاہیئے۔

۲۲ر جولائی کو خواتین قادیان کا جلسہ

۲۲ر جولائی بعد نماز جمعہ مستورات قادیان کا جلسہ عام زیر صدارت حرم ثالث حضرت خلیفۃ المسیح ثانی منعقد ہو کر حسب ذیل کارروائی ہوئی:۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم پڑھے جانے کے بعد حاضرات جلسہ کو اس اجتماع کی غرض بتائی گئی۔ اور پھر حسب ذیل ریزولیوشن پیش ہو کر بالاتفاق پاس کئے گئے۔ اس جلسہ میں سامعات کی تعداد اندازاً چھ سو کے قریب تھی۔ (۱) ہم احمدی مستورات قادیان گورنمنٹ سے استدعا کرتی ہیں کہ وہ آئندہ ایسا انتظام کرے کہ نہ صرف مسلمانوں کے بزرگان دین بلکہ جملہ مقتدایان مذہب کی ہتک نہ کی جا سکے تا لوگوں کے مذہبی احساسات جوش میں آ کر مجروح نہ ہوں۔ اور اس طرح ملک کی پُرامن فضا مکدر ہونے سے محفوظ رہے۔ (۲) ہم گورنر صاحب اور گورنمنٹ پنجاب کا شکریہ ادا کرتی ہیں کہ اس نے کتاب راجپال کے فیصلہ پر مسلمانوں سے دلجوئی کا طریق اختیار کیا اور ورتمان کے مقدمہ کے خلاف فوری کارروائی کر کے اور نیز اس مقدمہ کو ہائی کورٹ میں منتقل کرا کے اسکا جلد فیصلہ کرانے کی کوشش کی ہے (۳) ہم اس بات کا فیصلہ کرتی ہیں۔ کہ آئندہ ہم ان چیزوں میں جن میں ہندو مسلمانوں سے چھوت چھات کرتے ہیں۔ ہندوؤں کی چیزوں سے چھوت چھات کریں گی۔ اور جہاں تک ہو سکا سب مسلمان بہنوں کو اسکا عامل کرائیں۔ (۴) ہم ہمیشہ کی سخت ضرورت محسوس کرتی ہیں کہ مسلمانوں کی تمدنی اصلاح کیلئے ہر جگہ مسلمان دوکانیں کھلوائی جائیں اور مسلمان حتی الوسع ان سے ہی سودا خریدیں۔ اور ہندوؤں سے سودا نہ لیں اور وہ بھی ہر طرح ہر مسلمان دوسرے مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں۔ (۵) ہماری رائے میں اسبات کی سخت ضرورت ہے کہ تبلیغ کے کام کو ہر علاقہ میں وسیع کیا جائے۔ خصوصاً ادنیٰ اقوام میں زور کے ساتھ تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا جائے (۶) ہم تمام مسلمان کہلانیوالوں سے اپیل کرتی ہیں کہ مشترکہ اسلامی اغراض میں سب مسلمان فرقوں اور جماعتوں کو باہم مل کر کام کرنا چاہیئے اور غیر قوموں کے مقابلہ میں متحد ہو کر رہنا چاہیئے (۷) ہم گورنمنٹ سے استدعا کرتی ہیں کہ ہائی کورٹ پنجاب میں اسلامی عنصر بہت کم ہے اسکو مضبوط کیا جائے۔ اور کم سے کم ایک مسلمان جج پنجاب کے بیرسٹروں یا وکیلوں میں سے فوراً مستقل جج کے طور پر مقرر کیا جائے۔ (۸) ہم گزارش کرتی ہیں۔ کہ چونکہ مسلمانوں کی آبادی پنجاب میں پچاس فیصدی سے زیادہ ہے۔ لیکن انکو ملازمتیں بہت کم ملتی ہیں اسلئے گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ جلد ملازمتوں [illegible] پنجاب اور دہلی میں مسلمانوں کو کم سے کم نصف عہدے [illegible] عہدے مسلمانوں کو دیئے جائیں۔ (۹) ہم گورنمنٹ سے التجا کرتی ہیں [illegible] ایڈیٹر نے مقدمہ راجپال کے متعلق جو کچھ لکھا تھا رسول کریم صلعم کی [illegible] ساتھ لکھا تھا۔ اور غیر معمولی حالات میں لکھا تھا اسلئے گورنمنٹ [illegible] کو مت جلد رہا کر کے مسلمانوں کو شکریہ کا موقعہ دے۔ اور [illegible] خلافت کمیٹی نے سول نافرمانی کا فیصلہ [illegible] جو جیلخانوں میں گئے ہیں۔ انکو بھی رہا کر دیا جائے [illegible]

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)